اسلامیات (لازمی)	دہم 2016ء	پرچہ II: (انشائیہ طرز)
وقت: 1.45 گھنٹے	(پہلا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) ترجمہ کیجیے: وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

جواب: ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔

(ii) اللہ تعالیٰ نے ازواج النبی ﷺ کو کن دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: اے پیغمبر! اپنی بیویوں سے کہ دو کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی طلبگار ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ مال دے دوں اور احسن طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا اور آخرت کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکو کاری کرنے والی ہیں ان کے لیے اللہ نے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(iii) ترجمہ کیجیے: ظَاهَرُوْا۔ تَأْسِرُوْنَ۔

جواب: ظَاهَرُوْا۔ انھوں نے ساتھ دیا۔

تَأْسِرُوْنَ۔ تم اسیر بناتے ہو۔

(iv) غزوۂ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کیسے مدد فرمائی؟

جواب: غزوۂ احزاب میں جب فوجیں مسلمانوں پر حملہ کرنے کو آئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر نازل کیے جن کو وہ دیکھ نہیں سکتے تھے۔

(v) ترجمہ کیجیے: مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ج

جواب: ترجمہ: ”اللہ نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے۔“

(vi) رسول اللہ ﷺ کے لیے نکاح کے کیا خصوصی ضوابط بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: ''اور کوئی مومن عورت اگر اپنے تئیں پیغمبر کو بخش دے (یعنی مہر لینے کے بغیر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ پیغمبر ﷺ بھی ان سے نکاح کرنا پسند کریں (وہ بھی حلال ہے لیکن) یہ اجازت (اے محمد ﷺ) خاص تم ہی کو ہے سب مسلمانوں کو نہیں۔''

(vii) اہلِ ایمان کا اسلام دشمن کافروں کے ساتھ کیا رویہ ہونا چاہیے؟

جواب: اہلِ ایمان کا اسلام دشمن کافروں سے درجِ ذیل رویہ ہونا چاہیے:

1- اللہ اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بنائیں۔

2- نہ ہی ان کو خفیہ دوستی کے پیغام بھیجیں۔

(viii) اللہ تعالیٰ نے کس طرح کے کفار کے ساتھ عدل وانصاف کی اجازت دی ہے؟

جواب: جو کفار تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کرتے اور نہ تم کو تمھارے گھروں سے نکالتے ہیں، اللہ نے ایسے کفار کے ساتھ عدل واحسان کی اجازت دی ہے۔

(ix) سورۃ الاحزاب میں قیامت کے متعلق کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: لوگ آپ ﷺ سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کب آئے گی) کہہ دو کہ اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ اور تمھیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) باجماعت نماز کے آداب کیا ہیں؟

جواب: باجماعت نماز کے آداب درج ذیل ہیں:

1- باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے وقت پر مسجد پہنچیں اور تکبیرِ اُولیٰ میں شریک ہوں۔

2- اگر مجبوری میں تکبیرِ اُولیٰ رہ جائے تو بھاگتے دوڑتے جماعت میں شامل ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

-3 جتنی رکعتیں جماعت کے ساتھ نصیب ہو جائیں ان کو پورا کر لیں اور باقی رہ جانے والی رکعتوں کو بعد میں پورا کر لیا جائے۔

(ii) ترجمہ کیجیے: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

جواب: ترجمہ:

تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔

(iii) لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟ حدیث کی روشنی میں لکھیے۔

جواب: حدیثِ مبارک میں ہے:

لوگوں میں اچھا وہ ہے، جو لوگوں کو نفع دیتا ہے۔

(iv) طہارت کے بارے میں ایک حدیث لکھیے۔

جواب: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔

ترجمہ: طہارت و پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

(v) غسل کے دوران کن چیزوں سے اجتناب ضروری ہے؟

جواب: غسل کے دوران درجِ ذیل چیزوں سے اجتناب ضروری ہے:

-1 خواہ مخواہ پانی ضائع نہ کیا جائے۔

-2 اگر غسل خانہ میسر نہ ہو تو مرد کپڑا پہن کر نہائے، البتہ عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ پردے میں نہائے۔

-3 غسل کرتے وقت گنگنانے اور باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(vi) شکر کے دو طریقے لکھیے۔

جواب: -1 زبان سے کلماتِ تشکر ادا کرنا۔

2- دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اپنی اطاعت و بندگی کا احساس پیدا کرنا۔

(vii) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچھی عورت (بیوی) کی کیا صفات بیان کی ہیں؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچھی عورت کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"کہ اچھی عورت وہ ہے کہ جب شوہر اسے دیکھے تو اسے مسرت ہو، وہ اسے حکم دے تو اطاعت کرے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی اور اپنی حفاظت کرے۔"

(viii) جہاد بالنفس سے کیا مراد ہے؟

جواب: جہاد کی ایک قسم "جہاد بالنفس" یعنی اپنے جسم و جان سے جہاد کرنا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دین کے دشمنوں سے لڑتے لڑتے اپنی جان تک پیش کر دی جائے۔ اسے جہاد بالنفس کہتے ہیں۔

(ix) غلاموں کے ساتھ کیسا سلوک کرنے کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"غلاموں کا خیال رکھو! جو تم کھاؤ اس میں سے ان کو کھلاؤ۔ جو تم پہنو اس میں سے ان کو پہناؤ۔ اگر وہ کوئی ایسی غلطی کر دیں جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو انھیں فروخت کر دو مگر سزا نہ دو۔"

(حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے تین (3) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- درج ذیل آیات قرآنی میں سے کسی دو کا ترجمہ کیجیے: (4,4)

(الف) وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝

جواب: ترجمہ:

اور نہ اپنی لونڈیوں سے، اور (اے عورتو) اللہ سے ڈرتی رہو۔ بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

(ب) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝

جواب: ترجمہ:

اے اہلِ ایمان! اللہ کا بہت ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔

(ج) قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝

جواب: ترجمہ:

جس طرح کافروں کو مُردوں (کے جی اُٹھنے) کی اُمید نہیں اُسی طرح اِن لوگوں کو بھی آخرت (کے آنے) کی اُمید نہیں۔

سوال 5:- درجِ ذیل حدیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح کیجیے: (1,2)

مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ۔

جواب: ترجمہ:

جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر گیا (گویا) اس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔

تشریح:

اس حدیثِ مبارک میں آدابِ جمعہ، آدابِ مجلس، احترامِ انسانیت، تہذیب و سلیقہ اور نظم و ضبط کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ معاشرت کی مندرجہ بالا تمام خوبیوں کے بارے میں ایک جامع تعلیم دینے کے لیے آدابِ نمازِ جمعہ کو موضوع بنایا گیا ہے کہ جب جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو تو بعد میں آنے والے پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں، کیونکہ یہ بات آدابِ مجلس کے خلاف ہے اور پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کے احترام کے بھی خلاف ہے نیز تہذیب و سلیقہ کے بھی منافی ہے، لہٰذا شائستگی کے ساتھ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیے۔

سوال: 6۔ وضو کا طریقہ بیان کیجیے۔ (5)

جواب: نماز سے پہلے وضو کرنا واجب ہے بشرطیکہ جسم اور لباس پاک ہو اور اگر جسم و لباس پاک نہیں تو وضو سے پہلے غسل کرنا اور لباس کو پاک کرنا لازمی ہے۔

وضو کا طریقہ:

وضو کا مسنون طریقہ حسب ذیل ہے:

(i) اچھی طرح ہاتھوں کو دھونا۔

(ii) تین بار کلی کرنا۔

(iii) تین بار ناک میں اچھی طرح پانی ڈالنا۔

(iv) چہرے کو پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اچھی طرح دھونا۔

(v) کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھونا۔

(vi) سر کا مسح کرنا۔

(vii) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

(viii) وضو کرتے ہوئے یہ خیال رکھنا کہ پہلے جسم کا دایاں حصہ اور پھر بایاں حصہ دھویا جائے۔

(ix) جسم کے اعضا کو تین بار دھونا۔

(یا)

قرآن و سنت میں شکر کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: شکر کے لغوی معنی ہیں کسی کے احسان و عنایت پر اس کی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا، اس کا احسان ماننا اور زبان سے اس کا کھل کر اظہار کرنا۔ ان عنایات و احسانات کے اعتراف کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

کی تعریف کی جائے اس کی عنایات کا اعتراف کیا جائے اور اس کے احسانات پر سجدہ شکر بجالایا جائے۔

قرآن وسنت میں شکر کی اہمیت:

قرآنِ کریم میں شکر کے متعلق بہت تاکید کی گئی ہے اور فراخی وفراوانی انھی لوگوں کا مقدر قرار دی گئی ہے، جو شکر گزاری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اگر شکر ادا کرو گے تو تمھیں اور زیادہ دیا جائے گا۔''

شکر کرنے کے تین طریقے ہیں:

1- زبان سے کلماتِ تشکر ادا کرنا۔

2- دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اطاعت وبندگی کا احساس۔

3- اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا۔

شکر کرنا ایک مسلمان کا ایسا وصف ہے، جو ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔ اس کے ذریعے انسان رنج وراحت اور خوش حالی وتنگ دستی میں ایسا طرزِ عمل اختیار کرتا ہے جو ایمان کے مطابق ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہوتا ہے۔ دنیا کی زندگی میں انسان کو جو حالات پیش آتے ہیں، وہ بعض اوقات اس کے لیے خوشگوار اور بعض اوقات تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں ایک مومن کو جو مثبت رویہ اختیار کرنا چاہیے وہ ہر حال میں شکر ادا کرنے کا رویہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری انفرادی واجتماعی زندگی میں اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اگر کوئی تکلیف یا مصیبت آپڑے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر استقامت کا مظاہرہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ اسی میں دین ودنیا کی کامیابی ہے۔